سلسلہ احمدیہ کے قیام کی غرض اور ہماری زندگی کی غایت یہ ہے کہ تمام اقوامِ عالم حلقہ بگوشِ اسلام ہوں

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳؍جون ۱۹۶۶ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

☆ ہمارے پاس مادی سامان موجود نہیں اس لئے ضروری ہے کہ ہم دعاؤں پر بہت زور دیں۔

☆ اے قادر و توانا! تو ہی اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب فرما۔

☆ عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اپنے پیدا کرنے والے کے آستانہ پر آ گریں۔

☆ اے ہمارے قادر و توانا خدا! ہماری عاجزانہ دعائیں سن اور تمام اقوامِ عالم کے کان، آنکھ اور دل کھول دے۔

☆ اے ہمارے خدا! ہمیں ہماری زندگیوں میں اقوامِ عالم میں تبدیلی دکھا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج میں پھر اپنے بھائیوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ دعاؤں پر بہت زور دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد، سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قیام کی غرض اور ہماری زندگی اور وجود کی غایت ہی یہ ہے کہ تمام اقوام عالم حلقہ بگوش اسلام ہو جائیں اور اسلام تمام ادیان باطلہ پر غالب آ کر سب دنیا میں پھیل جائے مگر جنہیں ظاہری اور مادی سامان اور اسباب اور ذرائع میسر نہیں جن سے کام لے کر ایسا ممکن ہو۔

حق تو یہ ہے کہ مادی وسائل اور مادی اسباب ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی میسر نہ تھے فتح و کامرانی کے جو نظارے دنیا نے آپؐ کے ہاتھ پر دیکھے وہ ظاہری سامانوں کے مرہون نہ تھے۔ پھر وہ معجزانہ انقلاب عظیم کیوں اور کیسے پیدا ہوا کہ پہلے عرب اور پھر معروف دنیا کی سب وحشی اقوام، شیطان کی غلام، یکدم اپنی وحشت اور درندگی کو چھوڑ کر شیطان سے منہ موڑ کر عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اپنے ربّ، اپنے پیدا کرنے والے کے آستانہ پر آ گریں اس کیوں کا جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

”وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰھُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِعَدَدِ هَمِّهٖ وَغَمِّهٖ وَ حُزْنِهٖ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَنْزِلْ عَلَيْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِکَ اِلَى الْاَبَدِ‘‘

(برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۱۱)

اس میں شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی ہر شان ایک بے مثال مقام رکھتی ہے۔ اور کوئی دوسرا اس تک نہیں پہنچ سکتا آپ کے ایک فرزند جلیل مہدی معہود علیہ السلام آپ کے قریب تک پہنچے مگر آپؐ کی شان آپؐ ہی کی شان ہے۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ باوجود اس کے کہ ہر رنگ اور ہر لحاظ سے آپ بے مثال ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ایک اسوۂ حسنہ بنا کر ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔ پس ہمارے لئے بھی ضروری ہے کہ اس میدان میں بھی جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے۔ اس قسم کا سوز وگداز اور بَاخِعٌ نَّفْسَکَ (الکھف: ۷) والی کیفیت پیدا کریں کہ جو ہمیں آپ کے ساتھ ملتا جلتا بنا دے آپ کا رنگ ہم پر چڑھا ہو۔

اس لئے میں اپنے بھائیوں سے کہوں گا کہ آپ (بشمولیت خاکسار) کامل یقین، کامل امید، کامل توکل، کامل محبت، کامل وفاداری، کامل تذلل اور فروتنی کے ساتھ جھکیں اور نہایت درجہ چوکس اور بیدار ہو کر غفلت، دوری اور غیریت کے ہر پردہ کو چیرتے ہوئے فنا کے میدانوں میں آگے ہی آگے نکلتے چلے جائیں یہاں تک کہ بارگاہِ الوہیت پر پہنچ کر اپنے دل اور دماغ، اپنے جسم اور اپنی روح اس کے حضور پیش کر کے اس سے ان الفاظ میں ملتجی ہوں کہ:

’’اے ہمارے قادر و توانا خدا، ہماری عاجزانہ دعائیں سن! اور تمام اقوام عالم کے کان، آنکھ اور دل کھول دے کہ وہ تجھے اور تیری تمام صفاتِ کاملہ کو شناخت کرنے لگیں گے توحید حقیقی پر قائم ہو جائیں۔ معبودانِ باطلہ کی پرستش دنیا سے اُٹھ جائے اور زمین پر اخلاص سے صرف تیری پرستش کی جائے اور زمین تیرے راستباز اور موحد بندوں سے اسی طرح بھر جائے جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے اور تیرے رسول کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور سچائی دلوں میں بیٹھ جائے آمین‘‘۔

اے ہمارے خدا! ہمیں ہماری زندگیوں میں اقوام عالم میں یہ تبدیلی دکھا، اے سب طاقت اور قوت کے مالک ہماری عاجزانہ دعاؤں کو سن! اور اسلام کو تمام ادیانِ باطلہ پر غالب کر دے۔ آمین۔

(مطبوعہ الفضل ۸؍جون ۱۹۶۶ء صفحہ ۲)